رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۳

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

- اُردو کا قاعدہ — ۱ پائی م ار
- اُردو کی پہلی کتاب — ار
- اُردو کی دوسری کتاب — ۲و۳ ر
- اُردو کی تیسری کتاب — ۳ر
- اُردو کی چوتھی کتاب — ۴ر
- رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا — ار
- رومن اُردو کی پہلی کتاب — ۲ر
- رومن اُردو کی دوسری کتاب — ۳ر
- دیہاتی سوال وجواب — ۱ پائی
- دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف — ۱ پائی
- " سوال وجواب رومن اُردو — ۱ پائی
- " سوال وجواب گورمکھی — ۱ پائی
- شبد وغزلیں اُردو — ار
- شبد وغزلیں گورمکھی — ار
- سوالات متی کی انجیل پر

- سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی
- سوالات لوقا کی انجیل پر " — ار
- سوالات یوحنا کی انجیل پر " — ار
- زنانہ سیکنڈ ریڈر-گورمکھی — ۳ر
- گورمکھی قاعدہ — ۳ پائی
- اسلام میں مسیح اُردو — ۱۰ر
- خدائے اسلام — ۲ر
- ینابیع القرآن — ۳ر
- الکفارہ — ر
- بائبل یا قرآن — ۱۰ر
- مسیح ابن اللہ — ۲ر
- اشمار شیریں — ۳ر
- میزان الحق — ۴ر
- طریق الحیات — ۲ر
- کشف القرآن — ۹ر

- عقاید اسلامیہ — ۱۰ر
- ینابیع الاسلام — ۸ر
- ہدایت المسلمین — ۸ر
- تحقیق الایمان — ۴ر
- تواریخ محمدی — ۴ر
- تعلیم محمدی — ۴ر
- دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام — ۲ر
- ستیارتھ پرکاش درپن اُردو — ۸ر
- سمپردائے — ۱ر و ۱۰ر
- ویدوں کی تعلیم — ۱۰ر
- حل مشکلات حصہ اوّل اُردو — ۲ر
- تحقیق بائبل — ۴ر
- طالبان حق — ۹ر
- تواریخ بائبل — ۸ر
- حیات مسیح — ۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈلے آئیمنٹ صاحب
رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ
اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر
بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۲ہر دو ۲ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد ۔ کونبھی ۔ فارسی
اُردو قیمت ۴ہر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید
کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ ۔ کئی
سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس
کا ترجمہ ۔۔ ابرس کے عرصہ تک غائب ہوگئی ۔ پادری گیس صاحب کی
کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ۔ اِس کتاب کے
حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں ۔ قیمت ۱ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے ۔ ڈبلیو ۔ رابرٹسن صاحب
جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ
کیا ۔ فارسی اُردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی ۔ قیمت ۴ہر ۔ اُردو ۴ہر اور ۱۲ر
یہہ کتاب نہایت ضروری ۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ
کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ہر ۔ ۸ر ۔ ۱۲ر رومن
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس
کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی
بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی +
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی
رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت ۵ر ، ہاگنی قیمتی ہے +

ویدک شانتگی ۔ قیمت رومن اُردو ۴ہر +

ویدوں کی اصل ۔ فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار ۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

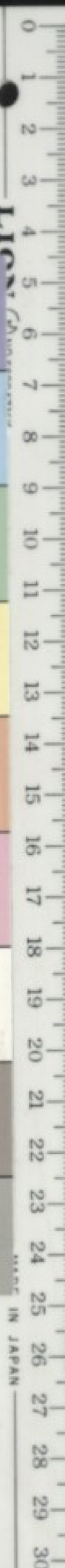
جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ
رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۴ہر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر
استعمال کیجاتی ہے ۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ۔
اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کیگئی
کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے
مددگار ہووے ۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی
کتاب ہے ۔ ہر ایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں ۔ رومن اُردو
قیمت ۵ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +
یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے
جاتے ہیں +
۱ ۔ بھگیل سنگھ نمبردار ۔ ۲ ۔ امبادی ٹوکری ۔ ۳ ۔ سدیپ کیچھن ۔
۴ ۔ پھرکی ۔ ۵ ۔ میں رملا پھردا ہاں ۔ ۶ ۔ ایک گتی دی کتھا ۔ ۷ ۔ ذات
وران ۔ ۸ ۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن جور اُردو ۸ر + | شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
راجس کروسو ۱۲ر + | طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۴ہر + | تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + | مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر
روح سے معمور زندگی ۴ہر + | القاب مسیح
طریق دعا ۴ہر + | بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ہر
پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی ۔ گورمکھی حروف ۔ ایم بوٹا شاہ کے
اُردو کا ترجمہ ہے ۔ مجلد بورڈ ۔ ۴ہر +



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

نسیم ہند کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ضلع بلاسپور میں سرینگا گھاٹ نامی ایک پہاڑی ہے - حال میں وہاں ایک شیر اور سانپ میں سخت لڑائی ہوئی - یہاں تک کہ دونوں لڑتے لڑتے مر گئے -

عثمانی اور بلغاری معاہدہ میں تین خاص دفعات ہیں جن کے مخفی رکھنے میں یہ ہر دو حکومتیں بہت کوشش کر رہی ہیں اور یہی تین دفعات ہیں جن کی ضرورت کے سبب بلغاریہ نے اپنے مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے - اور فوراً صلح کر لی ہے -

موضع گمٹالہ میں جو امرتسر کے قریب ایک گاؤں ہے - ایک کھیت میں ایک کنواں برآمد ہوا ہے - جس کی اینٹوں پر کچھ حروف کھدے ہوئے ہیں - یعنی بعض اینٹوں پر لا الٰہ الا اللہ اور بعض پر اللہ اللہ اور بعض پر کچھ ایسی قسم کے حروف منقش ہیں جو اچھے طور پر پڑھے نہیں جاتے -

لاہور کے اخبار وطن کا ایڈیٹر حج کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور غالباً وہاں سے یورپ کی سیاحت بھی کریگا -

گورنمنٹ بنگال نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لکھا ہے کہ ہر شخص کو جو ڈکیتی کے کسی مجرم کو گرفتار کر کے حوالہ پولیس کرا دے اس کو معقول انعام دیا جائیگا - ہر غیر مسلح ڈاکو کی گرفتاری کے لئے ۵۰۰ روپیہ اور مسلح ڈاکو کی گرفتاری کے ۱۵۰۰ روپیہ انعام مقرر ہے -

صوبہ اودھ میں قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں امید ہے کہ سرکار تقاوی وغیرہ دے گی - اور حسب ضرورت مالگذاری وصول کرنا بھی ترک کر دیگی -

کلکتہ میں جو جہازوں کے ساتھ بے تار کی تار خبروں کا تبادلہ کیا گیا ہے اُن کی تعداد امسال ۲۴۸ ہے - بجائے ۱۳-۱۹۱۱ء کے جبکہ اُن کی تعداد صرف ۲۰ تھی -

حال ہی میں ایک ہوائی جہاز کا حادثہ وقوع میں آیا ہے جس سے ۳۰ آدمی ہلاک ہو گئے - یہ سب سے بڑا اور ہولناک حادثہ ہوائی جہازوں کے حادثات میں سے ہے -

گزشتہ سنیچر اتوار کی موسمی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ تمام ہندوستان میں موسم خشک ہے - مگر برہما میں تھوڑی سی بارش ہوئی ہے -

بارش نہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کو پانچ لاکھ روپیہ گرانٹ اور اجمیر مارواڑ گورنمنٹ کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی گرانٹ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ وہ گورنمنٹیں زمینداروں کو تقاوی دیں -

سرکاری اور غیر سرکاری ریلوں کی آمدنی گزشتہ ۶ ماہ میں (یکم اپریل سے ۳۰ ستمبر تک) ۲۶ کروڑ ۹۰ لاکھ ۶۵ ہزار ۴ سو کی ہوئی - مقابل میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ کی آمدنی کے جو ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۵۷ ہزار ۶ سو تیرہ تھی -

اسباب کا نوٹس دیا گیا ہے کہ گوجر خاں (واقعہ ضلع راولپنڈی) کے اور جنڈیال (واقعہ ضلع امرتسر) کے دیہات کے لوگوں کی بدچلنی کے سبب سے وہاں زائد پولیس رکھی جائے اور اس کا خرچ اُن کے ذمہ ہو - یہ ایک سال کے لئے ہوگا - اسی طرح ایک سال کے لئے تحصیل واقعہ ضلع لاہور اور برہان واقعہ ضلع اٹک کے دیہات کے لئے بھی ایک زائد پولیس رکھنے کا حکم ہوا ہے - جس کا خرچ اُن کے ذمہ ہوگا -

ڈاکخانہ نے اخبارات سلطنت برطانیہ کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ اخبارات سے سلطنت کے ہر حصہ میں بھیجے جانے کے لئے اندرون ملک کی شرح چارج کیجائیگی -

سید وزیر حسن سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کو موثر بنانے کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے اور دونوں قوموں کا اتحاد گورنمنٹ کے خلاف نہ ہوگا - البتہ خود مختارانہ حکومت اور اس کی برائیوں کو دور کرنے والا ہوگا

تار برقیات

۱۷ - اکتوبر صوفیہ - جنرل ایووف جو سیکنڈ آرمی کا کمانڈر تھا اور جس نے یونانیوں پر چڑھائی کی تھی اپنی شکست کا باعث ایک ملاقات میں یہ بیان کرتا ہے - کہ جنرل ساوف نے وقت پر وہ امداد روانہ نہیں کی جس کی بابت بار بار درخواست کی گئی تھی -

۱۵ - اکتوبر لندن - کان میں جو آگ لگ گئی تھی اس میں سے ۸۰ لاشیں نکالی گئی ہیں - نکالنے والوں نے لاشوں کے ڈھیر دیکھے - بعد کی خبر ہے کہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ایک ہزار آدمی ایسے باقی رہ جائیں گے جو اس کان میں فوت شدگان کے سہارے گذران کیا کرتے تھے - کان کی کمپنی کا نقصان قریباً ایک لاکھ پونڈ کا ہوا ہے - ۳۰۰ لاشیں بعد ازاں نکالی گئی ہیں - کارڈف کے لارڈ میر نے ان کے لئے ریلیف فنڈ کھولدیا ہے -

بادشاہ کے حکم اور پرنس آرتھر آف کناٹ اور اُس کی دلہن کی خواہش کے مطابق ان کے بیاہ کے نذرانوں اور جہیز کی چیزوں کو عام لوگ دیکھ سکینگے - اور اس معائنہ کے لئے فی کس ایک شلنگ لیا جائیگا - جو رقم اس طرح وصول ہوگی وہ کارڈف ریلیف فنڈ کے لئے ہے - پرنس آرتھر نے کان میں فوت شدوں کی بیوگان اور یتیموں کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے - کہ ہماری بڑی خوشیوں کے لمحوں میں ہمارے خیالات تمہاری طرف رجوع ہوتے ہیں - ہم تمہارے دکھ اور غم میں دل سے شریک ہیں " کل تعداد جو فوت شدوں کی اب تک دریافت ہوئی ہے - ۴۰۷ ہے -

۱۵ - اکتوبر لندن - لیورپول کے سینٹ جیمز سٹیشن پر ایک اکسپرس گاڑی کے پیچھے ایک اور ریلگاڑی کا زور سے دھکا لگا - پچیس آدمی زخمی ہو گئے - بعض تو ان میں سے بہت ہی زخمی ہیں -

بعد کی خبر ہے کہ لیورپول میں جو تصادم ریلوں کا ہوا - اس میں چھ اشخاص ہلاک ہوئے - جو لوگ زخمی ہوئے اُن میں سے اکثر غیر ممالک کے باشندے تھے - جو امریکہ سے یورپ کو واپس آرہے تھے - دونوں ٹرینوں میں بجلی کی روشنی لگی ہوئی تھی -

۱۸ - اکتوبر وائینا - آج کنیڈین پیسیفک کمپنی کا مینجر ایک امریکن باشندہ مسمی مسٹر الٹمن اور اُس کمپنی کے اس شاخ کے تین نوکر اس جرم میں گرفتار ہو گئے ہیں کہ بہت سے نوجوانان کو فوجی ملازمت کی مقررہ میعاد سے پہلے ہی وہاں سے چلے آنے کی اجازت دیدیتے تھے - پولیس نے اس کمپنی کی ساری شاخوں کو آسٹریا میں بند کردیا ہے - اور تمام کتابیں اور خط و کتابت ضبط کرلی ہیں - اس پر برٹش اور امریکن سفیروں نے مجلس فراہم کی -

۱۹ - اکتوبر لندن - حقوق طلب مستورات نے آج سینٹ پال گرجے میں صبح کے وقت بڑی کھلبلی ڈالدی - پولیس بلوائی گئی - اور اُس نے سبھوں کو باہر نکالدیا - اور ایک عورت گرفتار ہوئی -

۱۸ اکتوبر نیویارک - حقوق طلب مستورات کی سربرآوردہ عورت مسز پنکھرسٹ آج فرانس میں وارد ہوئی - حکام نے اُس کے آنے کا سبب دریافت کیا - اس کے بعد اس کو نکال دینے کا حکم دیا گیا - اب سنا جاتا ہے کہ مسز پنکھرسٹ واشنگٹن سے اپیل کرے گی -

۱۸ اکتوبر وائینا - بلغراد کے ایک آسٹرو ہنگری کو کہا گیا ہے کہ وہ سرویا کو بڑے زور سے اطلاع دیدے کہ سرویٰ فوج البانیہ کو خالی کردے -

۱۹ اکتوبر لنڈن جرمنی نے بھی بڑے زور سے کہدیا ہے - کہ سرویا فوراً البانیہ کو خالی کردے -

۱۹ اکتوبر سالونیکا - شاہ قسطنطین نے آج ڈراما کا معائنہ کیا ہے - اور اسی جگہ اُس نے فوج کا بھی معائنہ کیا - اُس کے بہتر ٹرکار میں سوار ہو کر کولاروانہ ہو گئے - جہاں ایک فتحمندی کا محراب بنایا گیا تھا - سڑکوں کے دونوں طرف لوگ کھڑے نعرے بلند کررہے تھے -

۱۵ اکتوبر لندن - آج جرمنی کی صد سالہ رسم لائپزگ کے میدان جنگ میں ادا کی گئی - شہنشاہ اور شہزادے موجود تھے - اُن کے علاوہ آسٹری اور روسی فوجی ڈیپوٹیشن اور جرمنی اور آسٹری اور روسی شریف خاندانوں کے وکلا بھی موجود تھے جن کے بزرگ لائپزگ کے میدان جنگ میں شریک تھے - حب الوطنی کے متعلق تقریریں ہوئیں -

۱۸ - اکتوبر لندن آج میجر مسٹیلنڈ نے دو ہزار فیٹ کی بلندی سے ایک ہوائی جہاز سے اُترنے کی چالاکی میں کامیابی حاصل کی -

۱۸ - اکتوبر لندن کارڈف فنڈ میں ملکہ نے ۲۰۰ پونڈ دیا ملکہ الگزنڈرا نے ۱۰۰ پونڈ اور ڈیوک آف کناٹ نے ۵۰ پونڈ دیئے

۱۹ اکتوبر لندن آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی نے وائسرائے بہادر کو تار دی ہے - اور کانپور کے مقدمہ میں ملزمان کو رہا کرنے کے بارے میں شکرگذاری کی ہے -

ایک پارسی خاتون مس مل بائی دیلی بائی نے گذشتہ ہفتہ اپنے آبائی مذہب سے منہ موڑ کر مسیح کے دامن میں پناہ لی ہے - بمبئی کی پارسی جماعت میں اس واقعہ سے سخت ہلچل پڑ گئی ہے -

مدراس میں یہ تجویز ہو رہی ہے - کہ حضور وائسرائے کی رونق افروزی پر بچوں کی طرف سے بھی ایک ایڈریس ہز اکسیلنسی کی خدمت میں پیش کیا جائے نیز آپ کی یادگار میں طلباء کو تحفہ جات بانٹے جائیں -

سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے صیغہ خارجیہ کے تحت میں ایک نیا عہدہ " سول سرجن سیبی " کے نام سے قائم کیا جانا منظور کیا ہے -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کا سنہلا اور عالمگیر قانون

مسیح کی پہاڑی وعظ اُن روحانی اور اخلاقی قوانین کا مجموعہ ہے جو اُس نے مسیحیوں کو اس دنیاوی زندگی میں استعمال کرنے کے لئے عنایت فرمائے ہیں تاکہ اُن کے ذریعہ سے وہ خدا اور باپ کے نزدیک خالص اور بے عیب دینداری (کے) ۰۰۰ اپنے آپ کو دنیا سے بے داغ رکھیں"۔ (یعقوب ۱: ۲۷) اور اپنے آسمانی باپ کے مطابق کامل بنیں جیسا کہ خداوند نے فرمایا۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو"۔ اور پھر یہ لکھا ہے کہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُس کو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائیگا۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آ"۔ (رومی ۱۲: ۲۰-۲۱) دشمن کو فتح کرنے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی قانون نہیں ہے۔ دشمن مقابلہ سے زیادہ طاقتور اور مخالف ہوجاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ اگر نیک سلوک کیا جائے تو اُس کی طاقت اور مخالفت کمزور بلکہ بالکل زائل ہوجاتی ہے۔ نیک سلوک آگ کے انگاروں کا ڈھیر ہے۔ جس سے دشمن کی دشمنی اور مخالفت کا گھاس پھوس جلکر خاک ہوجاتا ہے اور اس کے عوض محبت اور اخلاص آگے کی بہ نسبت بھی زیادہ ہوجاتے ہیں۔ اور یوں مسیحی اپنے دشمن پر اور نہ صرف مسیحی بلکہ غیر مسیحی بھی اپنے دشمن پر فتح پا سکتے ہیں۔ یہ قانون خدا خود استعمال کرتا ہے۔ (متی ۵: ۴۵)

یہ قانون جس قدر سنہلا اور لاثانی ہے۔ اسی قدر وہ عالمگیر بھی ہے۔ انسانی طبیعت اس کی مخالف نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کی قدر سمجھتی ہے۔ دیگر قوانین سے اس کو ممتاز اور بالاتر تصور کرتی ہے۔ اور اس کو استعمال کرکے خوش ہوتی ہے ہر قوم اس کو مستحسن سمجھتی ہے۔ ہر مذہب والے بلکہ لامذہب دہریہ بھی اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ کوئی قوم اور اہل مذہب اور اہل اخلاق دنیا میں نہیں ہے جو اس پر عملدرآمد کرنا نہیں چاہتی۔ ہر قوم کی تاریخ کے صفحوں میں اس کی مثالیں درج ہیں۔ ناظرین کے فائدہ کے لئے ہم چین کی تاریخ سے ایک چینی بادشاہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چین میں چند مفسدہ پردازوں نے بغاوت کا جھنڈا اکھڑا کیا۔ اور بادشاہ کو سخت تکلیف دی بادشاہ نے جنگی وزیر کو بلا کر کہا کہ فوج تیار کرو۔ میں اپنے دشمنوں کو نیست ونابود کرونگا۔ حکم ہوتے ہی فوج تیار ہوگئی۔ اور باغی اُن کی آن میں گرفتار ہوگئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اُن کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا جائے۔ چنانچہ اُن کی خاطر و مدارات کی گئی۔ یہ دیکھ کر وزیر جنگ کو تاب نہ رہی۔ اور اُس نے بادشاہ کے پاس جاکر عرض کی کہ حضور نے فرمایا تھا کہ دشمنوں کو نیست ونابود کیا جاویگا۔ مگر بخلاف اس کے اب حضور ان کے ساتھ از حد مروت کر رہے ہیں یہ تو سراسر وعدہ خلافی ہے۔ اور حضور کی شان کے لائق نہیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر کہا بے شک میں اپنے اقرار پر قائم ہوں کیونکہ میں نے دشمنوں کو نیست ونابود کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ جسے میں نے پورا کر دیا۔ کیونکہ باغی اب میرے دشمن نہیں بلکہ دوست بن گئے ہیں۔ یہ سنکر وزیر چپ ہوگیا۔ اور بادشاہ کا اصلی مطلب سمجھ گیا۔

اگر ہم اس چینی تاریخی واقعہ کو خدا پر جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور انسان پر جو اس سے باغی ہے۔ منطبق کریں۔ اور اس سلوک پر غور کریں جو اُس نے باغی انسانوں کے ساتھ اپنے اکلوتے اور عزیز بیٹے ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے کیا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ بلکہ نہایت موزوں اور نصیحت آمیز نجات بخش ہوگا۔ انجیل جلیل نے اس سلوک کا بیان اس طرح پر مسطور کیا ہے کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ اور کہ خدا نے اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کی۔ کہ جب ہم گنہگار ہی تھے۔ تو مسیح ہماری خاطر مؤا۰۰۰ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلے سے ہمارا میل ہوگیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچینگے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے سبب سے جس کے وسیلہ سے اب ہمارا خدا کے ساتھ میل ہوگیا۔ خدا پر فخر بھی کرتے ہیں"۔

ترکی میں اسلام } ۱۵ اکتوبر کے الفضل کے چند ایک نوٹوں سے جو اس کے صفحہ پر درج ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ الفضل ہی کے الفاظ ہیں۔ ترک اسلام سے ایسے ہی دور ہیں جیسے سر ایکل حضرت کلیم اللہ کے اصل دین سے"۔ چنانچہ جب ترکوں کا نیا دریڈنائٹ الخادیہ جو حال ہی میں انگلستان میں بنوایا گیا ہے۔ پانی میں اُتارا گیا تو ترکی سفیر لندن کی بیٹی ہمامیم آفندی نے شراب کی بجائے گلاب کی بوتل توڑی۔ اور خدا کا نام لینے کی بجائے جل دیوتا کو چڑھاوا چڑھایا اور کہ ترکوں نے یورپ کی تجارت وصنعت اور یورپ کے فنون حرب وایجادات میں تو تقلید وتتبع نہیں کی۔ صرف فیشن، شراب خوری اور عیاشی میں ضرور ان کے نقش قدم پر قدم مارتے ہیں۔ انہوں نے اخبار بھی نکالے ہیں لیکن بقول خود اسعد آفندی ترکی ایڈیٹران اخبارات کو یہ آسان طریقہ مل گیا ہے۔ کہ یورپ کے اخباروں کو لیکر ان کا ترجمہ کر دیا اور در روش زمانہ حال کے معاملات پر جو مضمون ملے انہیں اپنی زبان کے قالب میں ڈھال لیا اور خود غور وفکر و باریک تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر لکھتا ہے کہ قابل و واقفکار ترک پسند نہیں کرتے کہ مسلمانان کریمیا بنا بر لطف اور جنت نظیر ملک جہاں انہیں روسی حکومت کے ماتحت ہر طرح کی آسائش اور پر لطف زندگی حاصل ہے۔ چھوڑ کر ترکی ممالک میں جانے کی خواہش کریں۔ جہاں اس وقت ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور وہ

نور دنیم جن ہا ہے۔ یہ ہے نظام خلافت کے رہنے والوں کی راے کہ دیسی حکومت کو ترکی ترجیح دیتے ہیں۔

اس مختصر بیان سے بخوبی واضح ہے کہ ترکوں کو اسلام نے کوئی تسلی اور خوشی نہیں دی۔ بلکہ آرام طلب اور شراب خوار اور عیاش بنا دیا۔ ترقی کے مرحلہ میں اسلام ترکوں کو بچا نہیں سکتا جب ترکی جو اسلامی ملک ہے جس میں اسلام کا بڑا زور اور اُن کو جیسی آزادی ہے خود اسلام سے کچھ روحانی اور جسمانی ترقی اور استفادہ حاصل نہیں کر سکتی تو اوروں کو اسلام سے کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت

وہی اخبار اسی نمبر کے صفحہ ۴ پر ہندوستان کے مسلمانوں کی بابت لکھتا ہے کہ

"اگر یونیورسٹی کے کامیاب طلبا کی فہرست کو ایک نظر سے دیکھا جائے۔ اگر گورنمنٹ کے اعلےٰ عہدہ داروں کے اسماء کی پڑتال کی جائے۔ اگر علمی مجالس اور تجارتی کمپنیوں کے ارکان کی تعداد کا شمار کیا جائے تو مسلمانوں کا درجہ صفر یا قریباً صفر کے برابر ہوگا۔ اگر اساب نشاط کے آتش سیازوں کی تلاشی لی جائے یا جیلخانوں کی عبرت دہ کوٹھریوں کی سیر کی جائے یا میخانہ کے قرب وجوار کی گندی نالیوں پر ایک نظر ڈالی جائے تو وہاں ضرور مسلمان کہلانیوالوں کی معقول تعداد ملیگی۔ غرض یہ قوم آج ہر عزت کی جگہ سے محروم اور ہر ذلت اور ناکامی سے بہرہ اندوز ہے۔ بنکوں کی ناکامی سے جو ہلچل کاروباری دنیا میں آجکل ہو رہی ہے۔ اور جس مالی نقصان اور ناکامی کا سود خواروں کو سامنا ہوا ہے۔ اُس میں خیر سے قرآن کے برائے نام ماننے والوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ اگرچہ لاہور کے پیپلز بنک کا انہدام سے گزر ایڈیٹر صاحب وطن جیسے خواص تک پہونچا تھا لیکن بمبئی کے کریڈٹ بنک کی تازہ ناکامی قابل ذکر ہے کیونکہ اُس کی ناکامی کا شکار زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اس بنک کے ڈائرکٹروں میں جناب قاضی کبیرالدین مشہور بیرسٹر بمبئی کا نام نامی بھی ہے اور منیجر مسٹر جعفر یوسف ہیں اور دیگر ملازمین اور سرمایہ دار کثر بمبئی کے مسلمان سوداگر ہیں۔"

اس اوپر کے بالا نوٹ سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی کیسی گری ہوئی حالت ہے خواہ وہ ہند میں ہوں خواہ وہ ٹرکی میں وہ عیاش۔ شراب خور۔ جرائم پیشہ۔ سود خوار۔ ترقی کے ہر شعبہ سے گرے ہوئے۔ علمی مشاغل اور نعمات سے محروم اور دوسروں کے نقال و مقلد ہیں۔ باوجود اس قدر زمانہ سے اسلام کو قبول کرنے کے بھی انہوں نے دنیاوی امور میں بھی ترقی نہیں کی تو روحانی امور میں بھلا کیا کریں گے۔ اسلام نے ان کو کچھ بھی فایدہ نہ پہونچایا۔

مہاراجہ صاحب نابھہ کی قابل تعریف پالیسی

ہر ایک اعلےٰ افسر بادشاہ و شہنشاہ اور راجہ کو ضروری ہوتا ہے کہ اپنی رعایا یا ملازموں کو خوش رکھے۔ اس سے یہ فایدہ ہوتا ہے کہ ملازم اور ماتحت اور رعایا خوش ہوتی اور جان دینے کو تیار رہتی اور اپنے اعلےٰ افسروں اور بادشاہ کی تعظیم اور فرمانبرداری میں ہمیشہ مستعد رہتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد

اسی پالیسی پر ہمارے مہاراجہ صاحب نابھہ نے اب کے دسہرہ کی تقریب پر عمل کیا ہے۔ کہ (۱) ہر ایک ملازم کو ایک ایک ماہ کی تنخواہ بطور انعام دینے کا حکم نافذ فرمایا ہے (۲) کئی افسروں کو اُن کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں ترقی دی ہے۔ (۳) اپنی ریاست کے بچوں کو ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکم نافذ کئے ہیں۔ (۴) ناظم صاحب کو ریاست کے انتظام میں امداد دینے کے لئے ہر ایک ضلع میں کمیٹی قائم کی ہے (۵) اپنی ریاست میں ایک مشورہ کی کونسل مقرر کی ہے۔ جس کا قائمقام ہر ایک ضلع کی کمیٹی سے لیا جائیگا (۶) سب سے زیادہ اور مفید اصلاح تمہارے چراگاہوں میں سے مویشیوں کی چرائی کے لئے ایک چراگاہ مقرر کی ہے جس میں مویشی بغیر کسی قسم کے معاوضہ اور روکاوٹ کے چرا کرینگے۔

یہ کیسی اعلےٰ اور محبت سے بھری ہوئی اور قابل تقلید پالیسی ہے تمام کارخانوں اور محکموں اور سوسائٹیوں کے افسران جن کے ماتحت دیسی کارندے کام کرتے ہیں اسی قسم کی پالیسی اور خیر اندیش تجاویز سے اپنے ماتحتین کی نوازش کریں تو یہ لوگ ان کے کاموں کو دگنی تگنی اور چوگنی خوشی اور نیک نیتی اور محنت و جانکاہی سے نہ کرینگے؟ کیا کبھی کوئی اُن کی شکایت کسی امر میں کریگا؟ ایسا عمل کرنا خداوند کے اُس حکم کے مطابق کرنا ہے کہ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم اُن کے ساتھ کرو

ایک عورت ۳۲ سال بعد نیند سے جاگی

یورپ میں کیرولین اکسون نام ایک عورت ہے جو ۱۸۶۱ء میں ساحل سوئیڈن سے دور ایک جزیرہ میں پیدا ہوئی۔ جب وہ چودہ سال کی عمر میں تھی تو اس کو دانت کے درد کی شکایت ہوئی۔ (یہ ۱۸۷۵ء کا واقعہ ہے) وہ پلنگ پر جا لیٹی اور ایسی سوئی کہ ۳۲ برس بعد ۱۹۰۸ء میں جاگی اس اثنا میں وہ ایسی بے ہوش اور بے حس رہی کہ تیز سے تیز سوئی بھی اس کو چبھائی جاتی تھی۔ مگر اُس پر کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ ہر روز اسے دو پیالے دودھ پلایا جاتا تھا۔ جب وہ جاگی اور ہوش میں آئی تو اُس کو اُس عرصہ کی کوئی بھی بات یاد نہ تھی جو ۳۲ سال کا گذرا تھا۔ جس وقت کہ وہ سوئی تھی اب وہ عورت بالکل تندرست اور مضبوط ہے۔ مگر ڈاکٹر لوگ اسکی اس تمام حالت کی تشریح بیان کرنے سے بالکل عاری اور حیران ہیں۔ خدا کی قدرت کے کرشموں میں سے ایک کرشمہ ہے۔

ضروری اطلاع۔ ناظرین اخبار نور افشاں کی خدمت میں عرض ہے کہ جب کوئی صاحب اپنا پتہ تبدیل کروانا چاہتے ہیں تو چٹ کا نمبر اور اپنا پرانا اور نیا دونوں پتے تحریر کر دیا کریں تاکہ تعمیل حکم میں دقت اور غلطی نہ ہو۔



جگت کی اُتپتی میں برہم کا پریوجن

جگت کی سرشٹی اور وستار اور نانا پرکار کی پیچیدگیوں سے اور اس امر پر غور کرنے سے کہ جو کوئی کچھ کام کرتا ہے۔ اُس کا اُس میں کوئی نہ کوئی پریوجن (نتیجہ) ہوتا ہے خواہ مخواہ دل میں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ برہم نے اس جگت کو کیوں پیدا کیا؟ اور اُس کی سرشٹی سے اُس کو کیا فایدہ پہنچا ہے۔ اس سوال کے جواب کی تحقیق و تفتیش کرتے ہوئے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کا حل ہندوؤں کی مقدس کتابوں خصوصاً درشنوں اور اپنشدوں سے جو شروتی یا وید ہیں کیا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔ اور پڑھنے والوں کو اس سے زیادہ فایدہ پہونچانے کی غرض سے ہم اس کو خاص طور پر نورافشاں کے لئے لکھتے ہیں۔ تاکہ ہر مذہب والوں کی نظر سے گزرے اور خاصکر ہندو لوگ اس پر غور کریں۔

از روئے ویدانت

یہی سوال ویدانت درشن میں اُٹھایا گیا ہے جو اپنشدوں کی ایک عمدہ اور مفید مستند تفسیر ہے۔ ابتدائی جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس کی کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ وہ کامل ہے کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اس کا بیان یوں ہوا ہے۔

"نَ پریوجن وتوات" ترجمہ (برہم کو جگت کی اُتپتی میں) کوئی پریوجن (غرض) نہیں ہے۔" (ویدانت درشن ۲: ۱-۳۲)

مطلب یہ ہے کہ خلقت پیدا کرنی اُس کی مجبوری نہیں ہو سکتی کیونکہ کامل ہونے کی وجہ سے سرشٹی رچنے کی اس کو کوئی غرض نہیں ہے۔ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک کام یا تو اپنے ہی فایدہ کی غرض سے کیا جاتا ہے یا دوسرے کی خاطر۔ پرمیشور کو اس امر میں کوئی غرض نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو فایدہ پہونچائے۔ کیونکہ کامل ہونے کی وجہ سے اُس کی تمام خواہشیں ضرورت سے بھی زیادہ پوری ہیں۔ جیسا کہ شاستر میں بار بار آچکا ہے۔ نہ ہی کسی کام کے کرنے سے اُس کی یہ غرض ہے کہ وہ دوسروں کو فایدہ پہونچائے۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ ہندوؤں کے مت کے مطابق یہ سرشٹی جیوں کو سزا دینے اور اُن کو جنم مرن کے دکھ دینے کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔ نہایت ہی ترس کھانیوالے پرمیشور نے خلقت کا رچنا دکھ دینے کے بُرے کاموں کی سزا دینے کیلئے سرشٹی پیدا نہ کی ہوگی۔ اور کوئی شخص بغیر کسی غرض کے کوئی چیز خلق نہیں کرتا۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کسی امر نے پرمیشور کو سرشٹی رچنے پر مجبور نہیں کیا یہ ایک اعتراض یا پوروپکش ہے۔ اگلے سوتر میں اس کا جواب اس طرح پر دیا ہے۔

"لوک وَت تُو لیلا کیولم" ترجمہ "(خلقت پیدا کرنے میں پرمیشور کی غرض) صرف دل بہلانا ہے جیسا کہ روزمرہ کے کاموں میں دیکھتے ہیں"۔ (ویدانت درشن ۲: ۱-۳۳) یعنی اگرچہ وہ بالکل بھرپور ہے اور اُس کو کسی چیز کی خواہش نہیں۔ تو بھی جس غرض نے پرمیشور کو یہ خوبصورت دنیا بنانے کی جانب مائل کیا وہ محض لیلا یعنی دل بہلاؤ ہے۔ اور اپنے آپ کو اُس سے فایدہ پہونچانے کا کوئی خیال اُس کو نہیں ہے جیسے روزمرہ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جن کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ جب وہ گہری نیند سے سو کر اُٹھتے ہیں تو بلا کسی مقصد کے اِدھر اُدھر ناچنے لگ پڑتے ہیں۔ مگر صرف جوشِ طبیعت کی وجہ سے یہی حالت پرمیشور کی ہے یہ لیلا ایشور کی ذات میں ہے۔ یعنی ایشور کا سوبھاؤ ہے کیونکہ وہ اپنے ہی آنند سے بھرپور ہے۔ جیسا کہ مانڈوکیہ اپنشد (کاریکا) میں لکھا ہے کہ

"بعض گمان کرتے ہیں کہ خلقت (خالق کے) بھوگ کے لئے ہے (یعنی حظ اُٹھانے کے لئے ہے) جبکہ اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ تفریح طبع (یا پرلے کی نیند کی کسالت دور کرنے یا پرلے کی تنہائی رفع کرنے) کی خاطر ہے۔ یہ (خلقت بلا کسی غرض کے پیدا کرنا) ایشور کا سوبھاؤ ہے۔ اُس شخص کے لئے جس کی تمام خواہشیں پوری ہو چکی ہیں۔ اور کیا غرض ہو سکتی ہے۔ (مانڈوکیہ اپنشد ۱: ۹) سمرتی (نارائن سمہیتا) کا بیان بھی اسی قبیل سے ہے۔

"ہری کی سرشٹی وغیرہ کا انحصار کسی پریوجن (غرض) پر نہیں ہے۔ وہ ایسا کام صرف آنند ہی کے سبب سے کرتا ہے۔ جیسے کہ متوالا نشے میں کرتا جاتا ہے۔ پورن آنند والے کا کوئی پریوجن نہیں ہو سکتا۔ جب مکت جیووں کی تمام خواہشیں اس کے ذریعہ سے پوری ہو جاتی ہیں۔ تو اس پرمیشور کی کونسی خواہش پوری ہوئے بغیر رہ سکتی ہے جو اس عالم کی آتما ہے۔"

جو آدمی شراب سے بدمست ہو اس کو بالکل ہوش نہیں رہتی کہ وہ کیا کرتا ہے۔ یا پرمیشور بھی متوالے کی طرح ہوش و حواس سے خالی ہے؟ اُس وقت تو وہ عالم الغیب نہ ہوگا۔ ہم ایسا نہیں کہتے جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ آدمی صرف جوشِ طبیعت اور زندگی کی خوشی سے بھرپور ہو کر کھیلتا اور دل بہلاتا ہے۔ یہی حالت برہم کی ہے۔ اُدوَیت وادی الفاظ "جیسا کہ روزمرہ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں" کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ سانس گہری نیند میں بھی آتا رہتا ہے اور خود بخود اور بلا کسی غرض کے آتا ہے۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ ایشور گہری نیند میں سویا ہوا ہے۔ اور اس کے ہوش و حواس سب جاتے رہے ہیں۔ جیسے آدمی کے ہوتے ہیں۔ وششٹ وادی راجا کی مثال دیتے ہیں۔ جو بلا کسی غرض کے گوٹیاں کھیل کر دل بہلاتا ہے لیکن اس تشبیہ پر بھی یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ گوٹیوں سے کھیلنا بھی غرض سے بالکل خالی نہیں ہے۔ کیونکہ راجا کو اس کھیل سے کسی قدر خوشی ملتی ہے (بلدیو بھاشیہ ویدانت سوتر ۲: ۱-۳۲ و ۳۳ مقتبس از سیکریڈ بکس آف دی ہندو سیریز پانی آفس الہ آباد ۱۹۱۲ء)

اسی سوتر کی بنیاد پر غالباً شنکراچاریہ جی نے بھی کہا ہے کہ شہزادہ یا طاقتور آدمی کی طرح جس کے پاس ہر ایک چیز جس کی وہ خواہش کر سکے موجود ہو کسی کام کو وہ محض دل بہلاؤ کی نظر سے کرتا ہے۔ یا جس طرح سانس کا آنا جانا بغیر کسی بیرونی سبب کے خود بخود ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح برہم نے دنیا کو بغیر کسی وجہ کے محض لیلا پیدا کیا ہے۔"

اوپر کے بیان سے واضح اور روشن ہے کہ کیسے زور اور زور لگا ہی کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سرشٹی کی اُتپتی میں برہم کا کوئی پریوجن نہیں ہے۔ مگر صرف "لیلا" یعنی دل بہلاؤ ہے لیکن اس سے ثابت تو ہو گیا کہ آخر غرض تو ہے۔ اور وہ غرض "لیلا" ہی سہی کچھ تو ہے یا پرلے کی نیند کی کسالت یا پرلے کی تنہائی دور کرنا۔ یہی سہی پھر بھی پریوجن تو ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کے ثبوت میں کوئی شروتی

پیش نہیں کی گئی محض ایک شروتی کی کاریکا۔ مگر وہ مستند اور منفید نہیں۔ اِس سے تو وہ تنو برہم ہم جیسا شکنے والا یا کسالت کے اثر سے متاثر ہونیوالا یا دوسرے لفظوں میں ہارے جیسا مگر ور ثابت ہوتا ہے بھلا پریوجن ہونے سے شرمانے کیوں لگے؟ اس سے برہم تو کوئی محتاج بالغیر ثابت ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے مقصد برآری میں غیر کا تو محتاج ہی نہیں ہے۔ اگر محتاج ہے تو اپنی ذات کا۔ اور تمام خواہشیں اُس نے اپنی ذات ہی سے مہیا کی ہیں۔ چنانچہ جب اُس نے چاہا کہ "میں بہت ہو جاؤں" تو وہ خود بخود بہت ہو گیا۔ مادہ بھی وہی ہے اور فاعل بھی وہی۔ بالفاظ دیگر سرشٹی کا اپادان اور نمت ہر دو کارن وہ خود ہے۔ اور خواہش کا اُس میں پیدا ہونا کوئی عیب نہیں۔ یہ تو اُس کا ایک سوبھاوک گن ہے (یعنی ذاتی صفت ہے) چنانچہ شروتی میں اس کو "سرو کامہ" "ساری خواہشوں والا" کہا ہے (دیکھو چھاندوگیہ اپنشد ۳: ۱۴: ۲ و ۴)۔ پس اگر اس کا سرشٹی کی اُتپتی سے کوئی پریوجن ہو تو کیا مضائقہ یہاں ہماری غرض پوری ہو گئی کہ سرشٹی کی اُتپتی میں آخر کوئی پریوجن اُس تنو برہم پرماتما کا ضرور ہے۔ خواہ وہ بھلا ہو خواہ بُرا انسانی ہو یا حیوانی۔ کیونکہ وہ کوئی جڑ پدارتھ تو ہے ہی نہیں۔ آخر چیتن وستو ہے۔ اب قابل غور امر یہ ہے کہ برہم کا وہ پریوجن کیا ہے؟ کیا وہ پریوجن "لیلا" یا "دل بہلاوا" ہے؟ شروتی سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ شروتی ایک پریوجن بتاتی ہے اور وہ یہ ہے جیسا آگے ذکر کیا جائیگا

از روئے شروتی

اوپر ہم نے دیکھ لیا کہ جگت کی اُتپتی میں برہم کا پریوجن از روئے ویدانت درشن "لیلا" یا پرے کی نیند کی کسالت دور کرنا ہے اور کچھ نہیں اب ہم شروتی کے رو سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ پریوجن کیا ہے شروتی کہتی ہے "مگر وہ (برہم) خوش نہیں تھا۔ اس لئے کوئی اکیلے خوش نہیں ہوتا۔ اُس نے ایک دوسرے کی خواہش کی۔ وہ اتنا بڑا تھا جتنا دونوں ایک ساتھ ستری پورش ہوتے ہیں اس نے اپنے شریر کو دو طرح سے تقسیم کیا۔ اس سے شوہر اور ستری ہوئے۔۔۔۔۔ اس (ورات) نے اس (ستری) کے ساتھ میل کیا۔ تب انسان پیدا ہوئے اُس (ستری) نے خیال کیا کس طرح یہ مجھ کو اپنی ذات سے پیدا کر کے میرے ساتھ میل کرتا ہے؟ ہاں میں (اس سے) چھپ جاؤں۔ تب وہ گائے بن گئی۔ دوسرا سانڈ بنا۔ اور اُس کے ساتھ ملا۔ اس سے گائیں پیدا ہوئیں ۔۔۔ علیٰ ہذا القیاس گھوڑے گدھے وغیرہ پیدا ہو گئے (برہدارنیک اپنشد ۱: ۴: ۳ - ۴)

دوسرا پریوجن یہ تھا کہ وہ پوری طاقت والا ہو جائے۔ چنانچہ شروتی کہتی ہے۔

"ابتدا میں بلاشک ایک برہم ہی۔ وہ اکیلا ہو کر پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اُس نے ایک بہت اچھی سرشٹی بنائی جو کشتر (طاقت کشتری قوم وغیرہ) ہے وہ کشتری کو بھی بنا کر پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اُس نے وَیش (ویشیں) کو پیدا کیا۔۔۔ (وہ ویشیوں کو بنا کر بھی) پوری طاقت والا نہیں ہوا۔ اُس نے شودر ورن کو پیدا کیا۔۔۔۔ وہ (پھر بھی) پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اُس نے ایک اور بڑی فائدہ بخشنے والی سرشٹی پیدا کی جو دھرم ہے۔ یہ دھرم کشتری کا بھی کشتر ہے۔ اس لئے دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک کمزور آدمی بھی دھرم کی مدد سے زیادہ زور والے پر حکومت کرتا ہے"۔ (ایضاً ۱: ۴: ۱۱ سے ۱۴)

یہاں سے نتیجہ یہ ہے کہ برہم نے جگت کو دو مطلب سے پیدا کیا۔ اوّل خوشی حاصل کرنے کے لئے اور دوسرے طاقتور ہونے کے لئے کیونکہ اکیلے سے نہ تو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ طاقت ملتی ہے۔ اب ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ خوشی اور طاقت کیا چیز ہیں۔

اوّل خوشی۔ جو لفظ یہاں خوشی کے لئے آیا ہے۔ وہ عام سنسکرت لفظ آنند نہیں ہے بلکہ رَمَہ ہے جس کے معنی ہے عیش و نشاط۔ رنگ رلیاں۔ یعنی وہ خوشی جو مرد کو اور عورت کے ارتباط و اختلاط سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اُس کی تصدیق یوں ہو سکتی ہے۔ کہ اسی خواہش سے اُس نے "اپنے شریر کو دو طرح سے تقسیم کیا۔ اس سے شوہر اور ستری ہوئے۔ ۔۔۔۔ اُس نے ستری کے ساتھ میل کیا" وغیرہ۔ اور اس طرح اس کی خوشی پوری ہو گئی اور ہو رہی کیونکہ وہ تمام اقسام کے مذکر اور مونث میں وہ ایک ہو کر۔ یا یوں کہو کہ سارے مذکر اور مونث اُسی ایک کے "نانا انش" میں۔ "یا جو یہ سب کچھ ہے"۔ برابر آنند بھوگتا اور رنگ رلیاں کرتا ہے۔ بیشک رَمَہ عشق کے دیوتا کامدیو کا نام ہے۔ اور لکشمی کا بھی نام ہے۔ کیونکہ یہ دونوں شہوت نفسانی سے بھرپور اور عشق کا نمونہ (آئیڈیل۔ تعقید اعلیٰ) ہیں۔ اور اس لفظ سے وہی خوشی مراد ہے جسکا اوپر ذکر ہوا۔ اس امر کی تائید ایک اور بات سے ہو سکتی ہے کہ یہ وہ صفت ہے جو اُس پرماتما کے پیچھے جگت میں پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ اُس کے لئے یہ معیوب ہے۔ چنانچہ نارد کے بھگتی سوتروں میں لکھا ہے۔

"یت پراپیہ نَ کنچِد واچھتی نَ شوچتی ن دویشٹی نَ رمتے نوتساہی بھوتی (سوتر ۵)

جس کو یعنی پریم بھگتی کو) پا کر وہ (یعنی بھگت) کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا نہ کسی چیز سے نفرت کرتا ہے نہ رنگ رلیاں کرتا ہے (رمتے) اور نہ حسد کرتا ہے"۔

یعنی جو اُس عشق حقیقی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اُس کو عشق مجازی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا مگر۔ یہاں وہ تنو برہم پرماتما اس کا خواہشمند اور مہیا کرنے والا نظر آتا ہے۔ اور یہی سرشٹی کی اُتپتی میں اُس کا پریوجن ہو۔ جیسا کہ مذکورہ شروتی سے مبرہن ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک اور بات پیش ہو سکتی ہے کہ یہ خواہش برہم میں تھی اور اُس کو پورا کرنے کے لئے اس پرماتما نے یہ سرشٹی رچی۔ اور وہ یہ ہے کہ برہم لوک کی خوشیوں میں سے ایک یہ خوشی بھی ہے۔ چنانچہ شروتی کا بیان ہے۔

"اس طرح یہ خدا ہوا آتما اس شریر سے نکل کر پرم جیوتی کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے یہ اُتم پُرش ہے۔ یہ اس جسم کو جس میں پیدا ہوا تھا۔ یاد کرتے ہوئے ستریوں کے ساتھ بھوگ بلاس کرتے ہوئے ہنستے کھیلتے ہوئے۔ اور آنند لیتے ہوئے وہاں ہے"۔ (چھاندوگیہ اپنشد ۸: ۱۲: ۳)۔ اس کا زیادہ اچھا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے"۔ ٹھیک اسی طرح یہ (خدا ہوا آتما فری بھگوان



کی پوری کرپا (سمپرنیاں) حاصل کر کے اس فریب سے اُٹھ کر پرم جیوتی کو اپنے روپ میں پرگٹ (یا بحال) ہوتا ہے۔ وہ اُتم پرش (یعنی مکت آتما) اس جگہ (یعنی بیجلو کہیں) استریوں کے ساتھ (جنبیوں کے ساتھ (جناتیبھی یعنی پچھلے کلپ کے مکت جیوں کے ساتھ) جان پہچانوں کے ساتھ (جناتیبھ) یعنی موجودہ کلپ کے مکت آتماؤں یا رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ) ہنستا کھیلتا اور عیش کرتا ہوا چلتا پھرتا ہے۔ (اس کی خوشی اور سرور اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ) وہ اس شخص کو جو نزدیک کھڑا ہو۔ بلکہ اپنے ہی (اس) جسم کو بھی یاد نہیں کرتا اور جس طرح سارتھی رتھ (چلاتے) میں مشغول ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ پران اس شریر میں مشغول (رغرق۔ لیکت) رہتا ہے۔۔۔۔۔ من اُس کا منور آنکھ (دیون چکشو) ہے وہ اس دیوی آنکھ یعنی من سے ان آرزوؤں (کاماں) کو دیکھتا ہوا انند بھوگتا ہے۔ (رتقے)"

ہم ان الفاظ کی ترتیب پر غور کریں جن میں وہاں کی خوشیوں کا بیان ہوا ہے۔ برہم لوک میں تین قسم کی سوسائیٹیاں ہیں اور اُن سے تین ہی قسم کی خوشیاں ملتی ہیں یعنی ستریوں کی سوسائٹی اجنبیوں کی سوسائٹی۔ اور جان پہچانوں کی سوسائٹی۔ ان تینوں سوسائٹیوں سے جو خوشی ملتی ہے اُسے تین مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ جو ترتیب میں معکوس ہیں۔ الفاظ یہ ہیں ہنسنا کھیلنا عیش کرنا سنسکرت میں ان کے لئے یہ الفاظ علی الترتیب آئے ہیں۔ اُچکشن کریڑن رَمانڑہ۔ آخری لفظ کا تعلق ستریوں سے درمیانی کا تعلق جان پہچانوں سے۔ اور پہلے لفظ کا تعلق اجنبیوں سے ہے۔

تینوں اپنے اپنے معنی میں اپنے سے پہلے لفظ سے زیادہ وسیع اور خاص ہیں۔ مگر یہاں غور طلب لفظ رَمانڑہ یعنی عیش کرنا یا عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں کھیلنا۔ پس ظاہر ہے کہ برہم نے جگت کو اسی لئے بنایا تاکہ وہ اس قسم کی خوشی اس میں ہو کر حاصل کرے دوم طاقت حاصل کرے۔ دوسرا پریوجن سرشٹی اُتپتی میں برہم کا یہ ہے کہ وہ نہایت طاقت ور ہو جائے۔ اور اس نے دھرم کی سرشٹی پیدا کی۔ جو بڑی فائدہ بخشنے والی سرشٹی ہے۔ کیونکہ دھرم کشتری کا بھی کشتر ہے۔ یعنی طاقت ور کی بھی طاقت ہے کیونکہ کمزور آدمی بھی دھرم کی مدد سے زیادہ زور آور پر حکومت کرتا ہے جیسا کہ راجہ کی مدد سے کوئی شخص زیادہ زور آور پر حکومت کرتا ہے۔ پس دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ یہ سچائی دھرم ہے اس لئے جب کوئی سچ بولتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ دھرم کہہ رہا ہے۔ اور اگر دھرم کہتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس لئے دھرم اور سچائی دونوں ایک ہیں۔ جن فقرات پر خط کھینچے گئے ہیں وہ اعلیٰ اخلاق حقائق اور اوّل درجہ کے اوصاف حمیدہ ہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے جس سے کمزور آدمی بھی اپنے سے زیادہ زور آور پر غالب ہو کر حکومت کر سکتا ہے۔ اُس کے مدِ مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں۔

پس یہی دو غرضیں یا پریوجن برہم کے سرشٹی پیدا کرنے میں تھیں۔ اور انہیں کا ذکر شروتی نے کیا ہے۔ اور مطلب اُس کا یہ ہے۔ کہ تمام طبعی اور اخلاقی خوشی سرشٹی پیدا کر کے اس پر آ جانے حاصل کی۔ اور انہیں کے اظہار اور بھوگ کے لئے اُس نے یہ سرشٹی رچی اور یہی دو قسم کی خوشیاں اس نے اس سرشٹی میں رکھی ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ان کے اظہار اور ایجاد کے سامان اور ذرائع ہیں۔ اور انہیں دو قسم کی خوشیوں کو وہ سرشٹی میں ہو کر بھوگتا ہے۔ اور یہی غرض ہے۔

اُمّیدواران عہدہ کُسٹرا اسسٹنٹ کمشنری

نیدیو مقابلہ (رجسٹری) کا اگلا امتحان سنٹرل موڈل سکول ہال متصل کچہری ضلع لاہور میں تاریخ مقررہ سابقہ لیا جائیگا

ضرورت ۳/۴

ایک اُردو فارسی انگریزی دان اُستاد کی ضرورت ہے۔ سائل تجربہ کار اور بائیبل کی تعلیم سے واقف ہونا چاہئے کم از کم مڈل پاس کسی یونیورسٹی کا ہو تنخواہ ۳۵ روپیہ ماہوار۔

خط و کتابت بنام پادری ایچ۔ جے اسمتھ صاحب سی۔ ایم ایس۔ اورنگ آباد دکن

مراسلات

راحت دل واعظ

ساتویں ایڈیشن

یہ پابور پنجابی اور اُردو ہیمن بک ساتویں مرتبہ چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ ہر بار ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اُس کی مرمت کب ختم ہوگی۔ غالباً واعظ کے بعد ہوگی۔ واعظ نے یہ کتاب پنجاب ریلیجیس بک سوسائٹی کو دیدی ہے۔ اب اُس کی مرمت کے وہی ذمہ دار ہیں۔ اس دفعہ کئی گیت نکال دیئے ہیں جن کی بابت لوگ افسوس کرتے ہیں کہ کیوں نکالے۔ اُمید ہے کہ آٹھویں ایڈیشن میں اُن کو دوبارہ شامل کر دیا جائیگا۔ اس دفعہ نہایت ضروری مضامین کے گیت اور غزلیں نئی درج کی گئی ہیں۔ خاص تہواروں کے موقع کے خلاف نور رفتہ۔ تولد الفغی۔ بیاہ۔ پولوس۔ اندیاس کا دن وغیرہ بہت سی ضروریات پوری ہو گئی ہیں۔ کاغذ پہلی ایڈیشنوں کی نسبت اعلیٰ ہے چھپائی اچھی ہے۔ البتہ خط اعلیٰ نہیں ہے۔ سو یہ پریس والوں کی مہربانی ہے۔ اس کا نفع اُن کو بھی مل گیا ہے۔ رفاہ عام پریس میں چھپی ہے۔ جس کی پانسو روپیہ ضمانت ضبط ہو چکی ہے۔ قیمت نئی ایڈیشن کی وہی چار آنہ۔ شائقین پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے نقد قیمت یا وی۔ پی طلب فرمائیں معہ محصول ۵ ر ہے۔

راقم راحت دل کمیٹی کا ممبر

امسال سندھ میں مختلف مشنوں کے بہت سے مشنری جا کر قیام پذیر ہوئے۔

نوٹ اور رائے

نمبر ۱

برٹش ہلال احمر۔ پیسہ اخبار لاہور بھی انہیں میں سے ہے۔ جو ایک دفعہ مسیحی نجات کا مزہ چکھ چکا ہے۔ اور اب ہر موقعہ بے موقعہ مسیحیوں کی مخالفت کرنا اپنا مذہب بنا رکھا ہے۔ ریاست ہائے بلقان کے جنگ میں جسقدر زہر اُس نے مسیحیوں کے خلاف اُگلا ہے۔ ناظرین پیسہ اخبار اُس سے بخوبی واقف ہیں۔ باوجود مسیحیوں کی مخالفت کے ٹرکی کے مسلمانوں کی کوئی فیاضی اور خوبی بھی نہ بتلا سکا۔ ریڈ کروس سوسائٹی کی نقل ترکی اور ایک ہلال احمر سوسائٹی قائم کی۔ مگر ٹرکی کے مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کی کہاں تک مدد کی۔ کتنی ٹرکش خاتونوں نے زخمیوں کی مدد کی۔ محتاجوں کی خبر گیری کی۔ اس ہلال احمر میں بھی جہاں کہیں کسی جان نثار مرد خدا یا مہربان لیڈی کا ذکر ہے۔ تو وہ بھی مسیحی۔ جنہوں نے مسلمان زخمیوں کی مدد کی۔ سید امیر علی صاحب انگلستان سے ایسے لوگ بھیجتے رہے۔ جو مصیبت زدوں کی مدد کریں۔ آپ کی مصیبت کے وقت کے آڑے بھی وہی لوگ آئے۔ جن کو آپ ہمیشہ بُرا بھلا کہتے ہیں۔ "تم بُرا کہتے ہو۔ ہم بھلا مناتے ہیں"۔ ریورنڈ مسٹر رابرٹ فریزر ہلال احمر کے ہیرو ہیں۔ جنہوں نے ہلال احمر کی خدمت میں اپنے آپ کو ہلال کر رکھا ہے۔ پھر کیتھرائن ایچ وٹلی یہ بھی مسیحی انگلش لیڈی ہیں۔ جو دن رات جنگ کے ماروں کی مدد کر رہی ہیں۔ جن کے کارنامے اخبارات میں دیکھے گئے۔ بلکہ خود پیسہ اخبار ان کی خدمات کا معترف ہے۔ مسیحیوں کا کام ہے۔ نیکی کر اور دریا میں ڈال۔ مگر آپ کا کام ہے۔ نیکی برباد گناہ لازم۔ آپ کسی طرح مسیحیوں کی نیکی دیکھ نہیں سکتے جب آپ کہتے ہیں کہ مسیحی بُرے ہیں تو بُروں کی امداد کے کیوں محتاج ہوتے ہو۔ ذرا گریبان میں منہ ڈالو مسیحیوں کی نیکیوں سے آپ سر نہیں اُٹھا سکتے۔

راقم:۔ واعظ

نمبر ۲

مسیحیوں کی فیاضی۔ ہماری گورنمنٹ نے اپنی فیاضانہ فیاضی سے بہت سی زمینیں بہت لوگوں کو انعام دی ہیں بہتوں پر طرح طرح کی مہربانیاں کی ہیں۔ جگہ جگہ نئے گاؤں اور شہر آباد ہو گئے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے اپنی قوم اور دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا نیک سلوک کیا ہے۔ بیسیوں گاؤں ہیں جو دولتمند ہندوؤں اور مسلمانوں کی اپنی ملکیت ہیں۔ مگر کسی جگہ بھی کوئی رفاہ عام کا کام جاری ہو؟ باوجود ایسی خود غرضی اور کنجوسی کے مسیحیوں سے حسد کرتے اور ان کی خوشحالی کو دیکھ نہیں سکتے۔ مسیحیوں کا کام دیکھئے۔

ضلع لاہور میں کلارک آباد مسیحیوں کا گاؤں ہے جہاں سب مسیحی کاشتکار ہیں۔ اس گاؤں کی رونق۔ اُس کی صفائی اس کا انتظام قابل دید ہے۔ وہاں گاؤں کی طرف سے ایک ہسپتال خیراتی جاری ہے۔ جہاں سے ہر ایک کو دوائی مفت ملتی ہے۔ دور دور سے اردگرد کے گاؤں سے۔ ہندو مسلمان۔ چوہڑے چمار سب دوائی لینے آتے اور شفا پاتے ہیں۔ لیکن کیا کسی ہندو یا مسلمان نے اپنے گاؤں میں ایسا ہسپتال جاری کیا ہے؟

کلارک آباد میں لڑکوں کا ورنیکولر مڈل سکول ہے جہاں سب ذات اور مذہب کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ حال میں یہاں ایک ٹرینڈ کلاس کھولی گئی ہے ہر ایک کے واسطے تعلیم کا دروازہ کھلا ہے۔

میں اخبار ہمالہ کے ایڈیٹر اور دیگر حاسد ایڈیٹروں کو دعوت دیتا ہوں کہ آکر مسیحی فیاضی کا ملاحظہ فرماویں۔ یا ہم کو بھی کسی ہندو مسلمان گاؤں میں ایسا فیاضانہ کام دکھا دیں مسیحی فیاضیوں کا دروازہ تمام اقوام و مذاہب کے واسطے کھلا ہے۔ کیا آپ اپنے واسطے یہ مثل صادق کرنی چاہتے ہیں

اُخمن آسایہ کہ نیکی نہ بند

راقم واعظ

نمبر ۳

انگلشمین اور ہمالہ۔ کسی موقعہ پر اخبار انگلشمین نے رائے ظاہر کی کہ بہت نیچ ذاتیں مسیحی ہو رہی ہیں گورنمنٹ کو چاہیے کہ مشنریوں کے ساتھ اُن کی کسی قدر مدد کرے۔ انگلشمین کے آرٹیکل کا یہی لب لباب ہے۔ مگر ہائے حسد تیرا بُرا ہو۔ اخبار ہمالہ لاہور کے ایڈیٹر لالہ دینا ناتھ کو آگ لگ گئی۔ ہائے مسیحیوں کی مدد وہ کہتا ہے کہ اُس سے زیادہ نامعقول نقصان دہ اور خلاف انصاف مشورہ گورنمنٹ کو دیا جانا مشکل ہے۔ ابھی تو کچھ ہوا نہیں۔ اور گورنمنٹ کہاں ایسی بھولی ہے کہ جھٹ غریب مسیحیوں کے واسطے خزانہ کا منہ کھول دے گی۔ انگلشمین کی صرف رائے ہے۔ آپ اسی پر جل بھن گئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر اُن کو دو تو ہم کو بھی دو بھئی ہمیں تو کوئی حسد آپ سے نہیں۔ گورنمنٹ مالک ہے۔ جس پر چاہے مہربانی کرے۔ اگر آپ کی مدد کرے اور کرتی ہے۔ ہم خوش ہیں۔ کیونکہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ ایک دیش کے رہنے والے ہیں۔ آپ کی خوشحالی سے ہم خوش ہیں۔ آپ ہمارا فخر ہیں۔ اگر گورنمنٹ نے کسی ہندو یا آریہ کو موٹر کار پر چڑھا کر مانڈلے بھیج دیا تو کیا ہم نے حسد کیا۔ اگر کسی کو سال بھر کے واسطے بڑے گھر کی سیر کرا دی تو ہم ناراض نہیں ہوئے اگر سمندروں پار کالے پانی کی سیر کرا دی تو ہم نے کسی قسم کی خفگی ظاہر نہیں کی ہر ایک نے اپنا اپنا حق لینا ہے۔ اگر گورنمنٹ اپنی رعایا کے کسی وفادار فرقہ کے ساتھ کوئی رحمدلی یا رعایت کا سلوک کرتی ہے تو دل شاد چشم ما روشن۔ آپ کی تو وہ مثال ہے "پنڈ پیا نہیں اُچکے اگیتر ہی" (پنجابی) ذرا کچھ ہو تو لینے دیتے۔ پھر آپ اپنا حق بھی مانگ لیتے۔ مگر آپ کو اتنا صبر کہاں۔ کاش کہ آپ ایک دوسرے کی بھلائی سے خوش ہوتے تو ملک کا بھلا ہو جاتا۔

راقم:۔ واعظ



نیشنل مشنری سوسائٹی

ہندوستانی مسیحیوں کے لئے بڑے فخر اور شکرگزاری کا موقعہ ہے کہ نیشنل مشنری سوسائٹی جو ۱۹۰۵ء میں دیسی کلیسیا کے بزرگوں نے ہندوستان میں انجیل کی بشارت دینے کے لئے قایم کی بڑی خوبی کے ساتھ چل رہی ہے۔ سوسائٹی کا کام ہندوستان میں پانچ چھ جگہوں میں ہو رہا ہے۔ اور گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں دیسی کلیسیاؤں نے اس سوسائٹی کے کارندوں اور کام کے لئے قریباً ۰ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔

پنجاب میں اس سوسائٹی کا کام ضلع منٹگمری اور بہاولپور کے علاقہ جات میں ہو رہا ہے۔ اور ہمارے مشنری صاحبان جن سے مجھے ذاتی واقفیت کا شرف ہے بڑی خوش اسلوبی سے دیسی طریق پر دیسیوں کے دلوں کو مسیح کے لئے جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

گذشتہ ماہ جولائی میں مسٹر پریم چند صاحب جو پادری ولیم صاحب مشنری سوسائٹی مذکورہ بالا کے متعلق آنریری کام کر رہے ہیں۔ راولپنڈی میں آئے۔ اور ہماری درخواست پر انہوں نے اُس کام کا ذکر جو سوسائٹی کے متعلق ضلع منٹگمری میں ہو رہا ہے کلیسیائے راولپنڈی کے سامنے کیا۔ جس سے ہم کو بڑی تسلی اور خوشی ہوئی۔ مسٹر پریم چند صاحب نے ایک بات پر زور دیا کہ ہم اپنے علاقہ اور شہر میں شخصی دوستی اور بات چیت پر خاص زور دیتے ہیں۔ گویا کہ ہم پہلے لوگوں کے دلوں میں گھر کرتے ہیں۔ اور اپنا اعتبار اُن پر جماتے ہیں اور جب ان کو ہماری شخصی زندگی کا حال معلوم ہو گیا تو رفتہ رفتہ اُن کو مسیح کی طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ دیسی اور مشنری کارندوں کے لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب تک ہم لوگوں کے ساتھ دلی دوستی اور ہمدردی پیدا نہ کریں وہ ہماری باتوں کا ہرگز یقین نہ کریں گے۔ اور کامیابی کی صورت بہت کم ہوگی۔

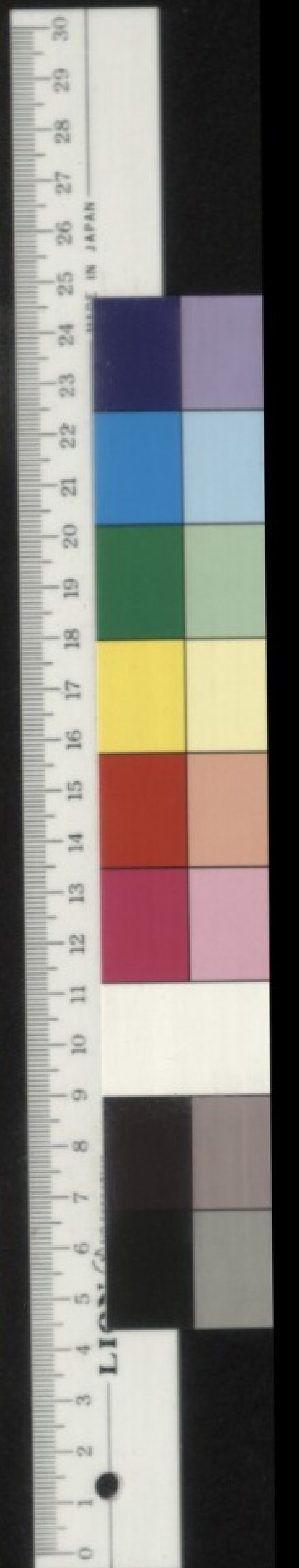
گذشتہ ہفتہ اسی سوسائٹی کے ایک اور مشنری ڈاکٹر دینا ناتھ صاحب جو کہ اکاڑہ میں کام کر رہے ہیں۔ اپنے باقاعدہ دورہ پر پشاور سے ہو کر راولپنڈی میں تشریف لائے۔ اور تین دن تک یہاں رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا کہ وہ جہلم گجرات جالندھر جہاں میں سوسائٹی کے متعلق کلیسیاؤں سے تذکرہ کرنے کے لئے جائیں گے۔ اس مقام پر میں اپنی ذاتی رائے اس قسم کے کام کے متعلق دینا چاہتا ہوں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیوں کے متعلق ڈیپوٹیشن کا کام خاص سیکرٹریوں سے ہونا چاہئے میرا خیال ہے کہ اس کام کو مشنری کارندے جو اس سوسائٹی کے متعلق کام کر رہے ہیں۔ زیادہ اچھی طرح اور کامیابی کیساتھ کر سکتے ہیں۔ اس بات کے کئی ایک سبب ہیں۔ لیکن فی الحال موقع نہیں کہ اُنکا ذکر کیا جائے۔

۱۳ ماہ حال بروز سنیچر کو ڈاکٹر صاحب سے شخصی ملاقات کرنے کے لئے راولپنڈی کی نیشنل مشنری سوسائٹی کی شاخ کے ممبران فراہم ہوئے۔ اور اس موقعہ پر اُن کے لئے اور اُن کے کام کے لئے خاص دعائیں کی گئیں۔ دوسرے روز بتاریخ ۱۴ ماہ حال کی صبح کو ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایس پی جی مشن کے گرجہ گھر میں جس کے پاسٹر آنجکل پادری یعقوب مسیح صاحب ہیں سوسائٹی کے کام اور طریق کا بیان کیا۔ اسی روز دوپہر کو خاص نوجوانوں کو گارڈن مشن کالج میں ایک درس دیا اور اُن پر روشن کیا کہ موجودہ موقعہ مسیحیوں کے لئے ایک نادر موقعہ ہے۔ اور چاہئے کہ تعلیم یافتہ نوجوان اپنے حقوق اور ذمہ واریوں کو پہچانیں اور اُن کے پورا کرنے میں خود انکاری ظاہر کریں۔ اور چند روزہ ذلتوں سے نہ ڈریں۔

شام کو انہوں نے پریسبٹیرین کلیسیا کے گرجہ گھر میں جس کے پاسٹر پادری ولیم صاحب ہیں سوسائٹی کے متعلق ذکر کیا گرجہ اُس وقت بالکل بھر پور تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ لوگ بڑی خواہش کے ساتھ صاحب موصوف کے پیغام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اثنائے درس میں ڈاکٹر صاحب نے اُن خاص خوبیوں کا ذکر کیا جس کی وجہ سے دیسی مسیحیوں پر خاص فرض ہے کہ وہ انجیل کی بشارت اپنے بھائیوں میں دیویں۔ مثلاً انہوں نے ذکر کیا اوّل کہ دیسی لوگ عموماً حلیم الطبع۔ ہمدرد اور خلیق ہیں۔ دوم کلیسیائی تفرقات جیسے کہ مغربی ممالک کی کلیسیاؤں میں ہیں۔ دیسی کلیسیا میں نہیں اور یہ اتحاد اس سوسائٹی سے زیادہ ظہور پاتا ہے۔ اور ترقی پذیر ہوتا ہے۔ سوم دیسی لوگ دیسی طریقوں اور لوگوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ اچھی طرح اپنے بھائیوں میں کام کر سکتے ہیں۔ ان وجوہات کا خیال کر کے دیسی کلیسیا کے بزرگوں نے یہ سوسائٹی قایم کی۔

ڈاکٹر صاحب نے بعد ازاں خاص اپنے کام کا ذکر کیا کہ کس طرح سے وہ کوشش کرتے ہیں کہ دیسی طریق پر کام چلاویں اور انجیل کی بشارت دیویں۔ مثلاً اوّل اُن کے کام میں بھجن گیت وزبوروں کا گانا ایک خاص جگہ رکھتا ہے۔ اور ہر روز ایک وقت وہ چوکی کرتے ہیں۔ اور جو گیت وغیرہ سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ان کو انجیل بھی سناتے ہیں۔ دوم۔ بائبل شریف کی خاص قدر کرتے ہیں۔ اور ایک چھول داری میں اس کے لئے استھان بنا کر رکھتے ہیں۔ جس کو عام طور پر بیٹے کا دربار کہا جاتا ہے۔ سوم۔ ہسپتال دن بھر کھلا رکھتے ہیں۔ اور صرف دوپہر کو دو گھنٹے کے لئے بند کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو منادی سننے پر مجبور نہیں کرتے۔ بلکہ جن کو فرصت ہو صرف انہیں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ یہ موقعہ اکثر ان تصویروں کو دیکھنے سے مل جاتا ہے۔ جو ہسپتال کی دیواروں پر لٹکی ہوئی ہیں۔ چہارم بازاری منادی میں وہ شخصی بات چیت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح سے انجیل کی بشارت اکاڑہ میں اور اس گرد و نواح میں پھیلا جاوے۔

عموماً دیسی کلیسیائیں اس سوسائٹی کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتی ہیں۔ لیکن چونکہ ہفتہ وار کتاب دینے والے ہر جگہ موجود نہیں اسلئے کئی ایک جگہوں سے سوسائٹی کے کام کے لئے کچھ مدد نہیں پہنچتی ہے بعض سرکاری عہدہ داران ہیں۔ جو سوسائٹی کی خیر تو چاہتے ہیں۔ لیکن سبب میں ہاتھ ڈالنے سے گریز کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا تحریر سے میرا خاص یہ منشا ہے



کہ دیسی کلیسیاؤں اور بندگوں کی توجہ اس سوسائٹی کی طرف دلاؤں اور ان کو یاد دلاؤں کہ بغیر ان کی دعاؤں اور مالی امداد کے سوسائٹی کا کام بہت ترقی نہیں کرسکتا۔

نوٹ۔ پنجاب کی کلیسیائیں چندہ ڈاکٹر ایس کے دتا صاحب مشن کالج لاہور کے نام پر روانہ کرسکتی ہیں۔

الراقم۔ بی سیموئیل ہیڈماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

سخی سرور صاحب کی زندگی کا مختصر حال

ناظرین نور افشاں پر واضح ہو کہ سخی سرور کا احوال بہت دفعہ نور افشاں میں شائع ہوچکا ہے جس کے نامہ نگار اچھے فاضل صاحبان تھے۔ لیکن ان صاحبان سے اتنی تکلیفیں نہیں ہوسکیں کہ وہ صاحب مرحوم کی زندگی پر غور کرتے۔ اب اگرچہ بندہ ان صاحبان کی مانند عالم فاضل تو نہیں لیکن پھر بھی آپ صاحبان کمترین کی اس غور طلب دریافت کو جو چند ماہ سے کی گئی ہے۔ بمعہ ایڈیٹر صاحب قبول فرمائینگے۔ سخی سرور صاحب ممدوح ذات کے سید اور باشندے پنجاب کے تھے۔ آپ کے والدین ذی عزت تھے چنانچہ ان کے باپ دادوں میں سے بعض اشخاص ولی ہوگزرے تھے۔ شاہ صاحب ابھی نابالغ ہی تھے کہ فقیرانہ طبیعت ظاہر اور ہر دلعزیز زندگی بسر کرتے تھے۔ بعد ازاں جب پوری جوانی پر پہنچ گئے یعنی تقریباً پچیس برس کے ہوئے جو کچھ والدین سے ورثہ میں پہونچا۔ وہ سب لے کر راہ خدا میں مسکینوں کو بانٹ دیا اور کہا کہ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں چند یوم کا میلا ہے۔ سو یہ دولت بھی جو ہم رکھتے ہیں چند یوم کے واسطے ہے۔ ہمیں وہ دولت چاہئے جو ہمیشہ کے لئے ہو۔ اسی سخاوت کے سبب آپ کا نام سخی سرور ہوگیا۔ قبل اس کے آپ کا نام سرور شاہ تھا۔ بہت مدت تک آپ کبھی جنگلوں اور کبھی شہروں و قصبوں میں دین اسلام کی تعلیم دیتے پھرتے رہے۔ اور کچھ برسوں کے بعد آپ کو عربی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چونکہ عربی زبان سے شاہ صاحب کو کچھ واقفیت نہ تھی۔ اس لئے اس شوق کو پورا کرنے کے لئے شہر لاہور میں ایک مسجد میں جو کہ وزیر خاں کے نام پر مشہور ہے تقریباً چار سال بیٹھ کر عربی تعلیم حاصل کی۔ اور پھر اس کے شاہ صاحب نے شہر لاہور میں وہ زندگی ظاہر کی جس سے کہ سارے پنجاب و ہندوستان میں ولی اللہ نام مشہور ہوگیا۔ جب دیکھا کہ اب میں اس علم سے واقف ہوگیا ہوں تو وہاں سے بھی ڈیرہ کوچ کرنا چاہا اور چاہا ہم جماعتیوں یعنی دوستوں کے ساتھ صلاح مشورہ کیا کہ آؤ کسی پہاڑ پر ڈیرہ قائم کریں۔ کیونکہ میرا دل پہاڑ پر سکونت کرنے کو بہت چاہتا ہے۔ سو دوستوں نے کہا کہ ہمارا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ کہیں گوشہ نشینی اختیار کریں اور یاد اللہ میں مصروف ہوجاویں انجام کار پانچوں کے پانچ روانہ ہوکر اس پہاڑ پر کہ شہر لاہور کے جنوب و مغرب کی طرف دو سو چھیاسٹھ میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ جا پہنچے وہاں پر پہونچتے ہی ایک درخت کے نیچے جس کو وہاں کے لوگ جال کہتے ہیں۔ رہنے بسنے لگے۔ سو رفتہ رفتہ وہ لوگ جو قوم بلوچ کہلاتی ہے آپ کی ملاقات کے واسطے آنے جانے لگ گئے۔ اور طرح طرح کے نذرانے یعنی چڑھاوے چڑھانے شروع کردیئے۔ اتنے میں شاہ صاحب نے فیصلہ کیا کہ میں چاہتا ہوں جو بھی لوگ اس پہاڑ کے اندر بستے ہیں۔ وہ سب ایک جگہ جہاں پر میں کہوں ایک قصبہ آباد کریں۔ لوگوں نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کرلیا لیکن ساتھ ہی یہ قباحت ظاہر کی کہ ہم قصبہ تو بہت جلد آباد کرینگے۔ لیکن پانی سے ہم کو وہ تنگی ہوگی جس سے نہ تو ہم مکانات تیار کرسکیں گے اور نہ ہی پینے کو کہیں ملیگا۔ اتنے میں شاہ صاحب نے فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ چلو پانی کا چشمہ بتاؤنگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ لوگ اس خوشخبری کو سنکر بڑے شادماں ہوئے اور شاہ صاحب کے ہمراہ اس ندی کے اندر جو آجکل قصبہ سخی سرور کے شمال کنارے پر بہتی ہے روانہ ہوپڑے۔ تھوڑی دور جاکر شاہ صاحب نے کئی ایک نشان جہاں پانی نکلنے کی امید اغلب تھی لوگوں کو کہا کہ اس ریتلی زمین کے کھودنے سے تین گز سے لیکر دو چار گز تک آنا پانی نکلیگا جو تم کھلے دل سے اس پانی کو اپنے کاروبار میں لاسکو گے۔ بعض اشخاص یوں بھی کہتے ہیں کہ سخی سرور صاحب گھوڑی پر سوار ہوکر بڑی سرگرمی سے دوڑا یا اور جہاں جہاں اس گھوڑی سفید نے زمین کو زیادہ دباکر پاؤں اٹھایا وہیں وہیں پانی کے سوتے پھوٹ اٹھے۔ بندہ اس عجیب بات کو کبھی نہ مانیگا اور نہ ہی آپ مانیں گے۔ البتہ یہ تو مان لینگے کہ شاہ صاحب نے اپنے عقلی تجربہ سے پانی کا چشمہ ضرور دریافت کرلیا تھا۔ چنانچہ آجکل کے زمانے میں بھی ایسے کئی ایک عالم فاضل اشخاص ہیں جو کہ اپنے اسی عقلی یا یوں کہیں کہ علمی تجربے سے کئی ایک باتیں ایجاد کرتے جاتے ہیں۔ سب بابا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے جو کہ سخی سرور صاحب کے مجاور ایک معجزہ کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ جب لوگوں نے پانی دیکھ لیا اور پوری پوری تسلی کرلی کہ اب یہ پانی سچ مچ ہی کبھی ختم ہونے کا نہیں ہے تو ایک پہاڑ کے کنارے کنارے جب ڈیروں کو واپس آرہے تھے تو ایک دم پہاڑ پھٹ گیا۔ اور جب گرنے پر آیا تو شاہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے اس گرتے ہوئے پہاڑ کو پیچھے تھام دیا۔ لیجئے اب یہ دوسری گپ سنیئے جو کہ خدائے قادر مطلق کی قدرت کے برخلاف ہے۔ اگرچہ مجاور صاحبان کہیں کہ بھی خدا نخواستہ وہ پیغمبر جنہوں نے اس دنیا میں آن کر طرح طرح کے معجزات کئے ہیں تو یہ کبھی مانا نہیں جا سکتا چونکہ خداوند کریم نے ان کے آنے کے واسطے خاص خاص وقت اور پیشینگوئیاں مقرر کر رکھی تھیں۔ اب چاہئے کہ سخی سرور صاحب کے مجاور وہ وقت اور پیشینگوئیاں یا کوئی ایسی دلیل پیش کریں جس سے ہم مان جائیں؟ ورنہ ہم یہی کہیں گے کہ یہ انہوں نے صرف لوگوں کو لوٹنے اور اپنی روزی کمانے کی تجویز نکال رکھی ہے چنانچہ جب پنجاب و ہندوستان کے لوگ صاحب مرحوم کی زیارت کرنے کو جاتے ہیں۔ تو مجاور وہاں پر بیٹھاتے اور کہتے ہیں کہ جب یہ پہاڑ گرنے لگا تھا تو سخی سرور صاحب نے اپنے بائیں ہاتھ سے پیچھے کو ہٹا دیا تھا۔ تب لوگ بلند آواز سے چلا چلا کر یوں کہتے ہیں رحم مہاراج! رحم مہاراج!! رحم مہاراج!!! اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور مرادیں مانگتے ہیں۔ یہاں تک تو ان لوگوں کی مت ماری ہوئی ہے۔ نہ معلوم کب تک ان پر یہ جہالت کا



سایہ چھپا لیا ہوگا۔ اور کب اس واحد لاشریک اور خدا کی کہ جس نے دنیا کو سات دن میں بنایا۔ اور کب اُس کے اکلوتے بیٹے کی کہ جن سے ہم بنی آدم کے گناہوں کے بدلے خود زرد تکلیف برداشت کرکے قربان کر دیا۔ پہچان حاصل کرینگے۔ اور اس نور کو جو کہ شروع میں خداوند خدا نے آدم میں رکھا تھا پاکر روشنی حاصل کرینگے۔ چنانچہ خداوند خداوند نے آدم کو اپنی صورت پیدا نت نہ بنایا تھا۔ ایک ہی عشق حقیقی میں پیدا کیا تھا۔ اور فرمایا کہ خبردار اس نیک و بد کی پہچان کے درخت یعنی مزاجی عشق کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جب تو اس سے کھائیگا۔ تو تو ضرور مریگا۔ لیکن آدم سے یہ فرمانبرداری نہ ہو سکی۔ اور خداوند خدا کے فرمان کو توڑ کر اس مزاجی عشق یعنی بدی میں گرفتار ہو گیا۔ اور خداوند کریم کی حضوری سے جس میں وہ رہتا تھا (یعنی باغ عدن سے) دور ہو گیا۔ مگر آخر کار خداوند تعالیٰ نے ہم پر ترس کھا کر جیسا کہ نوح کے وقت میں پیمان کر فرمایا تھا کہ آگے کو میں ایسا کبھی نہ کرونگا اپنا پیارا بیٹا اس فانی دنیا میں بھیج دیا جس نے اُس فرمان کی جو خداوند خدا نے دیا تھا پوری تعمیل کی اور کہا میں دنیا کا نور ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان لائیگا وہ کبھی تاریکی میں نہ جائیگا یعنی وہ نور جو آدم میں رکھا گیا تھا حاصل کریگا۔ آمین۔

الراقم خاکسار د۔ ایم۔ بے۔ فاضل مسیح۔
تحصیل نکودر۔ ضلع جالندھر۔ پنجاب

تعلیم کفارہ

گذشتہ سے پیوستہ

تعلیم مذکور کے ساتھ حدیث کو بھی دیکھو } قرآن کی تعلیم زیر بحث کی حقیقت روشن کرنے کے لئے حدیث شریف کی تعلیم کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ہم اسے بھی ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔ لکھا ہے

اِبْنُ عُمَرَ رُبَّمَا شُوْ يَقْدِرُ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ۔ الخ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہے۔ یہاں تک کہ حمقی اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہے۔ کتاب مشارق حدیث ۱۲۱۹

عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ۔ الخ۔ بخاری اور مسلم میں علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی مگر اُس کا مکان بہشت سے اور اُس کا مکان دوزخ سے لکھا گیا ہے۔ یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے۔ کتاب ایضاً۔ حدیث ۹۱۹

عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ۔ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیوں کے سب دل خدائے مہربان کے ایسے قابو میں ہیں جیسے ایک دل اُس کو پھیرتا ہے۔ جدھر چاہتا ہے۔ کتاب ایضاً حدیث ۲۳۷۔

اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے۔ پھر اُس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے۔ اور بعض آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے۔ پھر اُس کا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔ کتاب ایضاً حدیث ۲۳۵۔

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے۔ پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بنجاتا ہے۔ پھر خدا اُس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے۔ وہ اُس میں روح پھونکتا ہے۔ اور چار باتوں کا اُس کو حکم ہوتا ہے کہ اُس کی روزی لکھتا ہے اور اس کی عمر لکھتا ہے۔ اور اس کے عمل لکھتا ہے۔ کہ کیا کیا کریگا۔ اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کہ بے شک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے۔ سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ پھر وہ دوزخ میں جاتا ہے۔ اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دوزخ اور اس میں سوائے ہاتھ بھر کچھ فرق نہیں رہتا ہے۔ پھر تقدیر کا لکھا اُس پر غالب ہو جاتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ پھر بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ کتاب ایضاً حدیث ۲۰۹

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ۔ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالے نے مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے۔ اور فرمایا کہ خدا کا عرش پانی پر تھا۔ مشارق الانوار حدیث ۱۴۱۲۔

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بچہ آدم کا پیدا کیا گیا مگر مس کرتا ہے اسوقت شیطان جب وہ پیدا ہوتا ہے۔ پس مس شیطان کی وجہ سے وہ آواز بلند کرتا ہے سوا مریم کے اور بیٹے اُن کے کے۔ بیہد لکھا ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ یعنے کل بنی آدم خطاکار ہیں مظاہر الحق جلد ۲ صفحہ ۲۱۲۔ بیہد لکھا ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ یعنے تحقیق شیطان انسان میں مثل دوران خون کے دورا کرتا ہے۔ مظاہر الحق جلد ۱ صفحہ ۵۰ بیہد لکھا ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ یعنے ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہ ملایا اپنے ایمان میں ظلم تو حضرت کے اصحاب پر یہ گراں ہوئی۔ انہوں نے حضرت سے دریافت کیا کہ یا حضرت ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا؟ الخ مظاہر الحق جلد ۴ صفحہ ۱۹۴۔

جہاں تک قرآن وحدیث کی مذکورہ بالا تعلیم پر سوچا جاتا ہے۔ اس کا آخری اور اعلےٰ نتیجہ بندوں کی ذاتی وجبلی گناہگاری کا نکل سکتا ہے۔ اور بندوں کو ان معانی سے گناہگار پیدا کرنے والا قرآنی وحدیثی خدا ہے۔ جو نہ صرف بندوں کو گنہگار پیدا کرکے اُن کو نیکی کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اُنہیں ہمیشہ گمراہ کرتا رہتا ہے۔ ایسے حال میں اپنے نیک اعمال کی قوت سے کسی بندے کا نجات پاجانا۔ اور گناہ کی قدرت سے رہائی حاصل کرلینا گویا خدا کی خدائی کو شکست دینا ہے جو آسان کام نہیں۔

پر اگر ہم یہ بھی فرض کریں کہ بندے خدا کے تمام انتظام پر غالب آکر اپنے نیک اعمال کے زور سے تمام گناہ کے اقسام سے نجات پالیں گے۔ توبھی ہمارے مخاطب کے خدا کی خدائی عیب ثابت ہوتی ہے۔ وہ نیکی وبدی کا خالق بتلایا جاتا وہ تمام نیک وبد اعمال کا پیداکنندہ ظاہر کیا جاتا۔ وہ نیکوں اور بدوں کا خالق ثابت کیا جاتا۔ اس کی نیک مخلوقات دنیا میں ثابت نہیں ہوتی بلکہ بنی آدم پیدائشی گناہگار دکھائے جاتے وہ اپنے گناہوں میں مردہ ثابت کئے جاتے۔ ان مردوں کو تندرست کرنے والا نہیں دکھایا جاتا۔ بلکہ گمراہ کرنیوالا دکھایا جاتا۔ اس پر بدبخت انسان شیطان کے چنگل میں گرفتار بتلائے جاتے جن میں دوران خون کی طرح شیطان دورا کیا کرتا ہے اس پر وہ تقدیر کی نوشت کے قیدی دکھلائے جاتے پھر کہا جاتا ہے کہ یہ بندے اپنے نیک اعمال سے نجات پائیں گے۔

کفارہ کی تعلیم خدا کے عدل وانصاف کو اڑاتی ہے۔ صرف نجات بالاعمال کی تعلیم ہی عدل وانصاف کو قائم رکھتی ہے۔

حضرات تامل فرماکر دیکھو کہ ہمارے مخاطب کے مسلمات بنی آدم کی نجات کی راہ میں کیسی آفتیں برپا کررہے ہیں۔ اور خدا کی ذات پر کیسے نامعقول اعتراض پیدا کررہے ہیں؟

باقی دارد

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ار۔ ایس کی

کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

علاوہ اس کے بیان کے متعلق بابو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ یجر وید بھی دنیا کی پیدائش اسی ترتیب سے (یعنی زرد آشترین) بیان کرتا ہے۔ تب وہ چمکتا ہوا مادہ یا سجا مادہ پیدا ہوا۔ یہ چمکتا ہوا مادہ پرمیشور سے نگرانی کیا جاتا تھا اس کے بعد اس مادہ سے زمین اور دیگر اجرام علیحدہ کئے گئے اس قابل عزت ہستی سے جو سب سے پرستش کیا جاتا ہے۔ تب نباتات پیدا کیا گیا جو غذا وغیرہ کے کام میں آتے ہیں۔ اسی نے جانور بنائے۔ ہوا میں رہنے والے۔ جنگل میں رہنے والے اور آبادی میں رہنے والے اسی نے انسان بھی پیدا کئے جن میں سادھو اور رشی لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے دھیان کرکے اس کی پرستش کی جو قابل پرستش ہے۔" اور سب سے بڑی ہستی جو ازلی ہے"۔ اس کے بعد بابو صاحب فرماتے ہیں کہ یہ امر قابل غور ہے۔ کہ زردشتی بیان ویدک بیان سے بہت ملتا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خود زردشتی بیان پیدائش جس کا موسوی بیان ایک ادھوری نقل ہے۔ پیدائش عالم کے ویدک بیان پر مبنی ہے۔ بابو صاحب نے جو یجر وید منتر ۵-۶ و ۹ کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہے۔ وہ ابھی ہدیہ ناظرین کیا گیا۔ لیکن اب ہم سوامی دیانند جی کا ہندی ترجمہ تینوں منتروں مذکورہ بالا کا ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین بابو گنگا پرشاد صاحب کا ترجمہ انگریزی (جس کا ترجمہ اردو اوپر نقل کیا گیا) اور سوامی دیانند صاحب کا ترجمہ ہندی اُنہیں منتروں کا مقابلہ کرکے خود ہی انصاف کریں کہ دونوں ترجموں میں کس درجہ تک اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور یہ ناظرین کو اختیار ہے کہ دونوں صاحبوں میں سے خواہ سوامی جی کو یا بابو صاحب کو سچا سمجھیں۔ گورو اور چیلے صاحب کی جنگ میں دیکھئے۔ ناظرین کس کا ساتھ دیں۔ سوامی جی نے ترجمہ وید میں جس ایمانداری سے کام لیا ہے۔ اس پر بحث کرنیکا موقعہ نہیں ہے۔

باقی آئندہ

حالات جاپان اُردو	۲روپہ
شریف بیبیاں	۳روپہ
چندرلیلا ساودھنی اُردو ۸رو۹ر گورکھی	۱ر
پارسیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۴ر
تناسخ کا کھنڈن	۴ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا رو از روئے فلاسفی)	۲ر
سوچپر کاش	۴رو مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال " "	۶ر
موسیٰ کا احوال " "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۴ر
ویدک تصنیفات	۱۰ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱۰ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۱پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۹پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۹پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳ر۹ر
دولت لازوال اُردو	۳ر۵-۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۳ر۵ر۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
دعوت اسلام	۹پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۴ر
کشف الحقایق	۸ر
بیگناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۴ر
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۴ر
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ... [illegible]
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ... [illegible]

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصّہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱۰۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری :- (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں قیمت [illegible] +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں سونے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے - اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری - ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیمونکا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۱۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس (اُردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں [illegible] یا زیادہ [illegible] کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا [illegible] سے [illegible] کرونول [illegible] +

مزید دریافت کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پادری جے - دی ہیروز صاحب پبلشر - ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دوالی بردر زچھپا +